۱۔ غزل ۔ غلام حسیؔن ایلچ پوری

عام طور پر شمالی ہند کو اُردو ادب کا گھوارہ سمجھا جاتا ہے۔ اُردو کے اہم شعرا مثلاً میؔر، غالبؔ، سوؔدا، دؔرد وغیرہ اسی خطے سے اُبھرے۔ اسی زمانے میں جنوبی ہند میں قلی قطب شاہ، ولؔی دکنی اور سراؔج اور نگ آبادی وغیرہ مشہور ہوئے۔ سیّد غلام حسین چشتی ایلچ پوری نے وسط ہند میں شعروسخن کی شمع جلائی۔

جان پہچان : سیّد غلام حسیؔن چشتی ایلچ پوری ۱۷۱۸ء میں ایلچ پور (برار) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سیّد غلام حسن، صاحبِ کرامات بزرگ تھے۔ انھوں نے اپنے وطن کچھوچھ (یوپی) کو چھوڑ کر ایلچ پور میں سکونت اختیار کی تھی۔ سیّد غلام حسین پر اپنے والد کی صوفیانہ تعلیمات کے گہرے اثرات پائے جاتے ہیں۔ دیگر صوفیا کی طرح وہ بھی مذہبی رواداری اور ہندو مسلم اتحاد کے قائل تھے۔ ان کی نظم 'یک رنگ نامہ' قومی یکجہتی کو فروغ دینے والی ہے۔ 'قلندر نامہ، اشغال نامہ، سکھی نامہ' اور 'اودھو نامہ' بھی اسی قبیل کی نظمیں ہیں۔ انھوں نے اُردو دیوان کے علاوہ ایک فارسی دیوان بھی چھوڑا۔ غلام حسیؔن ایلچ پوری کا انتقال ایلچ پور میں ۱۷۹۵ء میں ہوا تھا۔

دردِ دل غیر کوں بتاووں کیا ۔۔۔ کوئی ہمدرد نئیں ، سناووں کیا
زخم سینے کے میرے ، سینے کوں ۔۔۔ کوئی جراح نئیں ، سِلاووں کیا
گل کے پانی ہوا ہے خونِ جگر ۔۔۔ دل کے ٹکڑے کسے دکھاووں کیا
اپنے انکھاں کی کیفیت کہہ کر ۔۔۔ چشم نرگس کتیں رُلاووں کیا
بول سوسن ، زباں سوں حال اپنا ۔۔۔ غنچۂ بستہ لب ہنساووں کیا
داغ سینے کا اپنے دِکھلا کر ۔۔۔ گلِ لالہ کا دل جلاووں کیا
روسیاہی سوں رب حضور ، حسیؔن
ہات خالی ہوں ، اب لِجاووں کیا

معانی واشارات

بتاووں/ سناووں	بتاؤں/ سناؤں (غزل کے قافیوں کا املا پرانی طرز کا ہے)
نئیں	نہیں
جراح	آپریشن کرنے والا
انکھاں	آنکھیں
نرگس	ایک پھول کا نام جو آنکھ کی طرح ہوتا ہے
کتیں	کو
سوسن	ایک پھول کا نام
غنچۂ بستہ لب	منہ بند کلی
سوں	سے
رب حضور	رب کے سامنے
ہات	ہاتھ
لِجاووں	لے جاؤں

مشق

* درج ذیل شعر کا مطلب لکھیے:

زخم سینے کے میرے سینے کوں
کوئی جراح نئیں سلاووں کیا

* ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

سیّد غلام حسیؔن چشتی

↓

جائے پیدائش	والد کا نام	قومی یکجہتی والی نظم	جائے وفات
....	....	....	....

* شاعر کے دردِ دل نہ سنانے کا سبب بیان کیجیے۔
* چشمِ نرگس کے رونے کی وجہ لکھیے۔
* شعر کی تشریح کیجیے۔

داغ سینے کا اپنے دِکھلا کر
گلِ لالہ کا دل جلاووں کیا

* شاعر کے حالِ دل سنانے سے سوسن پر ہوئے اثر کو بیان کیجیے۔
* غزل سے ایک ایسا لفظ لکھیے جس کا املا یکساں ہے مگر معنی مختلف ہیں۔
* غزل میں آئے لفظ 'گل' کو شعر کی مناسبت سے اعراب لگائیے۔
* غزل میں آنکھ کی جمع 'انکھاں' استعمال کیا گیا ہے۔ایسے دو لفظ لکھیے جن کی اس طرح جمع بنائی جاتی ہو۔
* پھولوں سے متعلق چند اشعار تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔
* انٹرنیٹ پر ولیؔ دکنی اور سراجؔ اورنگ آبادی کی غزلیں تلاش کیجیے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

۲۔ غزل - مرزا محمد رفیع سوؔدا

میر تقی میرؔ اُردو کے عظیم المرتبت شاعر ہیں۔ایک مرتبہ ان سے کسی نے پوچھا ہمارے زمانے میں شاعر کتنے ہیں؟اس کے جواب میں میرؔ نے شاعروں کی تعداد پونے تین بتائی تھی۔اس سخت انتخاب میں سوؔدا بھی شامل تھے۔

جان پہچان : مرزا محمد رفیع سوؔدا ۷۰۶ا/۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔شاہ حاتم ان کے استاد تھے جو انھیں فخر سے 'پہلوانِ سخن' کہا کرتے تھے۔بادشاہِ وقت شاہ عالم آفتاب ان سے مشورۂ سخن کیا کرتے تھے۔سوؔدا نے غزل،قصیدہ،مثنوی،ہجو اور شہر آشوب وغیرہ اصناف میں طبع آزمائی کی۔زورِ بیان،شوکتِ الفاظ اور لہجے کی بلند آہنگی ان کے کلام کی خصوصیات ہیں۔۲۶/جون ۱۷۸۱ء کو لکھنؤ میں سوؔدا کا انتقال ہوا۔

گدا دستِ اہلِ کرم دیکھتے ہیں
ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں

نہ دیکھا جو کچھ جام میں جم نے اپنے
سو یک قطرۂ مے میں ہم دیکھتے ہیں

غرض کفر سے کچھ نہ دیں سے ہے مطلب
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں

حبابِ لبِ جُو ہیں اے باغباں ہم
چمن کو ترے کوئی دم دیکھتے ہیں

خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دِکھاوے
جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں

مٹا جائے ہے حرف حرف آنسوؤں سے
جو نامہ اسے کر رقم دیکھتے ہیں

مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے سودؔا
اسے تیرے کوچے میں کم دیکھتے ہیں

معانی واشارات

گدا	فقیر	حباب	بلبلہ
دست	ہاتھ	لبِ جو	نہر کا کنارہ
جم	جمشید بادشاہ	رقم کرنا	لکھنا
دیر	مندر، بت خانہ	مگر	شاید
حرم	مسجد	رنجیدہ خاطر	ناراض

مشق

* نیچے دیے ہوئے لفظوں کے متضاد الفاظ غزل میں تلاش کرکے لکھیے :

اہلِ کرم ، اسلام ، دیر ، دوست

* مگر تجھ سے رنجیدہ خاطر ہے سودؔا
اسے تیرے کوچے میں کم دیکھتے ہیں
یہ شعر ہے۔

(الف) مطلع (ب) مقطع

* 'کرم، قدم، ہم، حرم، دم، رقم، کم' غزل میں یہ قافیے آئے ہیں۔ دو نئے قافیے لکھیے۔

* اشعار کی تشریح کیجیے۔

۱۔ خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دِکھاوے
جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں

۲۔ غرض کفر سے کچھ نہ دیں سے ہے مطلب
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں

* 'زندگی مختصر اور ناپائدار ہے' اس مفہوم کو ادا کرنے والا شعر لکھیے۔

* خودداری اور خود اعتمادی کو ظاہر کرنے والا شعر لکھیے۔

* اپنے دوستوں کے ساتھ درج ذیل نکات پر بات چیت کیجیے۔

۱۔ زندگی میں دوست کی اہمیت وضرورت

۲۔ اپنے کسی دوست کا کوئی یادگار واقعہ

تلمیح

درج ذیل شعر کو پڑھ کر بتائیے کہ اس میں آنے والے حوالوں کا شعر سے کیا تعلق ہے۔

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

شاعر جب اپنے کلام میں کسی تاریخی واقعے، فرضی حکایت یا مذہبی قصے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس طرح شعر میں آنے والے حوالے کا شعر کے مفہوم سے گہرا تعلق ہوتا ہے تو شعر کی اس خوبی کو 'تلمیح' کی صنعت کہتے ہیں۔

تلمیح کے اشعار کی کچھ اور مثالیں ؎

جاں نثارِ ازلی شیرِ دکن کا وارث
پیشواؤں کے گرجتے ہوئے رن کا وارث

تم کرو صاحب قرانی ، جب تلک
ہے طلسمِ روز و شب کا در کھلا

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

کیا کہا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

* سودؔا کی غزل میں تلمیح کا شعر تلاش کیجیے۔